ہے کہ عدالتی نظام کو بھی شفاف بنایا جائے گا۔

حکمرانوں کو خارجہ پالیسی، تحریک طالبان افغانستان، مسئلہ کشمیر اور ایٹمی پروگرام کے متعلق خصوصی توجہ دینے کی ضرورت

افغانستان کا مسئلہ گزشتہ بیس برس سے پاکستان کیلئے خصوصی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ روسی استعمار کا راستہ روکنے کیلئے پاکستانی قوم اور افواج پاکستان نے جو تاریخی کردار ادا کیا وہ ناقابل فراموش ہے۔ پھر بعد میں حالات کے بگاڑ کے باوجود الحمدللہ تحریک طالبان نے امت مسلمہ اور خصوصاً پاکستان کی توقعات کو ضائع ہونے نہیں دیا اور انہوں نے جہاد کے ثمرات کو بچا لیا۔ تحریک طالبان نے ہر موقع پر پاکستان کو اپنا ایک مخلص اور بڑا بھائی سمجھا ہے اور ہر نازک موقع پر پاکستان کا ساتھ دیا ہے۔ پاکستان نے تحریک طالبان کی حکومت کو سب سے پہلے تسلیم تو کر لیا لیکن پھر بعد کی حکومتوں نے عالمی حکومتوں کے دباؤ کے نتیجے میں تحریک طالبان کیخلاف سازشوں کا بازار گرم کئے رکھا۔ خصوصاً میاں نواز شریف اور شہباز شریف نے تو امریکہ کے دباؤ میں آکر تحریک طالبان کو دہشتگرد قرار دے دیا۔ اور مستقبل قریب میں طالبان کیخلاف وہ بہت بڑا آپریشن شروع کرنیوالے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے انکی ساری سازشوں کو نیست و نابود کر دیا۔ ہم نے اکتوبر کے شمارے میں حکمرانوں کے طالبان، دینی مدارس اور عسکری تنظیموں کے بارے میں تفصیل سے ادارتی صفحات میں اس پر اظہار خیال کیا تھا۔ ”گزشتہ دو مہینے سے شیعہ سنی فساد کے نام سے جو نقصان دین، مدارس اسلامیہ، مذہبی جماعتوں، مجاہد تنظیموں اور خصوصاً پاکستان کو پہنچایا جا رہا ہے۔ دراصل اس کے پیچھے ایک بہت بڑی سازش نظر آتی ہے۔ جسکی پشت پر براہ راست امریکہ اور مسلم لیگی حکومت کے حکمران میاں نواز شریف اور میاں شہباز شریف کارفرما ہیں۔ اور انھوں نے ان فسادات کی ذمہ داری تحریک طالبان پر ڈالی ہے۔ جس پر انکی پالیسیوں اور عقل پر سوائے ماتم کے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔“ حکومت کی برطرفی کے بعد پچھلے تین چار ہفتوں سے فرقہ وارانہ تشدد کی لہر ختم ہو گئی ہے جو اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ یہ سب کچھ امریکہ ایجنڈا کے مطابق دینی مدارس اور مذہبی جماعتوں کیخلاف جواز فراہم کرنا تھا تاکہ طالبان اور انکی ہمدرد مذہبی جماعتوں کیخلاف کاروائی کی جا سکے۔